احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | بدھ: ۲۶-رجب ۱۴۱۳ھ، ۲۰-صلح ۱۳۷۱ ہش، ۲۰-جنوری ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۷

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اگر انسان تکبر چھوڑ دے اور اخلاق اور ملنساری سے پیش آوے تو یہ ایک بھاری معجزہ ہوتا ہے۔ اخلاقی معجزہ ہمیشہ اپنے اندر ایک زبردست تاثیر رکھتا ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ سچی تعلیم اور پاک ایمان کا اثر اخلاق سے ظاہر ہوتا ہے۔

درجہ کمال کے دو ہی حصے ہیں۔ ایک تعظیم لِاَمرِ اللہ، دوسرے شفقت علیٰ خلق اللہ۔ امرِ اوّل کا تعلق تو دل سے اور خدا سے ہوتا ہے۔ جس کو یکایک ہر کوئی نہیں جان سکتا۔ دوسرا پہلو چونکہ خلقت سے تعلق رکھتا ہے اور اوّل ہی اوّل انسان کی نظر انسانی اخلاق پر پڑتی ہے۔ اس واسطے اس خُلق کا کمال ایک بڑا بھاری اور شاندار معجزہ ہے۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسے کئی ایک نمونے پائے جاتے ہیں کہ بعض لوگوں نے محض آپؐ کے اخلاقی کمال کی وجہ سے اسلام قبول کیا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۰۱-۵۰۲)

محترم گیانی عباداللہ صاحب انتقال فرما گئے

ربوہ: احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی خادم اور سکھ مت کے مشہور عالم محترم گیانی عباداللہ صاحب امریکہ میں انتقال کر گئے۔ آپ نے کئی سال روزنامہ الفضل کے مینیجر کی حیثیت سے اعلیٰ خدمات انجام دیں۔

محترم گیانی عباداللہ صاحب نے نوجوانی میں احمدیت قبول کی اس کے بعد سکھ مذہب کی تعلیم حاصل کی اور گیانی کا امتحان پاس کر لیا۔ اس کے بعد آپ مربی سلسلہ کے طور پر سالہاسال خدمات بجا لاتے رہے۔ اس دوران آپ نے سکھ مذہب کے بارہ میں اپنے مطالعہ کو عروج پر پہنچا دیا اور اس میں ایسی زبردست مہارت حاصل کی کہ خود سکھ علماء ان کے علم کی وسعت کا اعتراف کرتے تھے۔ آپ نے سکھ مذہب پر دو درجن کے قریب کتب لکھیں۔ آپ کا ایک اہم کام جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء میں ریڈیو پاکستان سے پنجابی دربار پروگرام پیش کرنا تھا۔ آپ خود ہی اس کا مضمون تیار کرتے تھے اور خود ہی اپنی آواز میں اسے بولتے تھے۔ سکھ احباب میں یہ پروگرام بے حد مقبول تھا۔ قریباً گیارہ سال تک یہ پروگرام جاری رہا اور آپ نے اس سارے عرصے میں ریڈیو پاکستان سے کوئی معاوضہ وصول نہیں کیا۔

۱۹۸۴ء کے وسط میں آپ پیرانہ سالی اور خرابیٔ صحت کے باعث اپنے بیٹے کے پاس امریکہ چلے گئے۔ وہاں بھی آپ نے سکھ مذہب کے بارے میں لٹریچر تیار کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ کینیڈا کی سکھ تنظیم نے آپ کو کینیڈا بھی مدعو کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔

تمام برائیوں کی جڑ جھوٹ ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تمام برائیوں کی جڑ جھوٹ ہے جس کے نتیجے میں مشرقی دنیا دن بدن اور زیادہ بدتر حال میں مبتلا ہوتی چلی جا رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب ام الخبائث ہے۔ اگر شراب ام الخبائث ہے اور ضرور درست ہے تو جھوٹ کو ام الکبائر کہنا ناجائز نہ ہوگا اسی لئے ایک لمبے عرصے سے میں جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ جھوٹ کے خلاف جہاد شروع کریں۔ دنیا کا کوئی ملک بھی جھوٹ کی عادت کے ساتھ نہ اپنا دفاع کر سکتا ہے نہ کسی پہلو سے بھی دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور کوئی قوم دنیا میں ترقی نہیں کر سکتی اگر اس کے اندر جھوٹ کی بیماری موجود ہو اور جہاں تک مذہبی جماعتوں کا تعلق ہے مذہبی جماعتوں کے لئے تو جھوٹ ایک زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے۔ اور ایسی جماعتیں جو جھوٹ میں مبتلا ہوں اور مذہبی جماعتیں ہوں۔ وہ خود بھی ڈوبتی ہیں اور دوسروں کو بھی لے ڈوبتی ہیں کیونکہ ان پر انحصار کیا جاتا ہے۔ ان کو خدا تعالیٰ نے رہنمائی کیلئے پیدا کیا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر وہ جھوٹ کی بیماری میں مبتلا ہو جائیں تو راہنمائی کی تمام صلاحیتوں سے عاری ہو جاتی ہیں۔ تمام خوبیوں سے رفتہ رفتہ تعلق توڑنا شروع کر دیتی ہیں جو ان کو (—) عطا ہوتی ہے اور تمام بدیوں سے ان کے روابط بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پس اس پہلو سے باوجود اس کے کہ اس سے پہلے بھی میں نے بارہا خطبات میں جھوٹ کے خلاف جہاد کرنے کی تلقین کی تھی مگر اس کی اہمیت کے پیش نظر ایک یا دو یا چار خطبوں کی بات نہیں میں سمجھتا ہوں کہ بارہا جماعت کو اس طرف متوجہ کرنے کی ضرورت ہے

(خطبہ فرمودہ ۷ ستمبر ۱۹۹۰ء)

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں:

مکرم میجر (ریٹائرڈ) محمد افضل طفیل صاحب کے والد ماجد محترم چوہدری محمد طفیل صاحب کاہلوں آف دلم ضلع سیالکوٹ ۸ جنوری ۱۹۹۳ء کو مختصر سی علالت کے بعد لاہور میں اپنے بیٹے کے ہاں قیام کے دوران بعمر ۹۸ سال وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے اس لئے ۹ جنوری کو ربوہ میں ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قارئین کرام سے ان کی بلندیٔ درجات نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد لکھتے ہیں۔

عزیزم خرم کامران ابن سید رشید احمد صاحب ایس اسلام آباد کا جنوری کے پہلے ہفتہ میں اپریشن کر کے ان کی والدہ کا ایک گردہ اسے دینا تھا مگر اب دونوں کے خون کے گروپ میں ۹-۱۰ کا فرق معلوم ہوا ہے اس لئے پندرہ دن کے بعد پھر ٹیسٹ ہوگا تو اپریشن ہوگا۔ احباب سے اس بچہ کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰۔ صلح ۱۳۷۲ ہش ۲۰۔ جنوری ۱۹۹۳ء

نفاذ قانون کی غرض

اگرچہ ہم قوانین کو صرف قوانین ہی سمجھتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ مختلف قوانین کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ بعض قوانین صرف بات سمجھانے کے لئے ہوتے ہیں ان کے ذریعہ بتایا یہ جاتا ہے کہ اگر ان کی پیروی کی جائے گی تو آپ کسی ضرر سے دوچار نہیں ہونگے۔ مثلاً ٹریفک کے قوانین۔ انکی بنیادی غرض یہ ہے کہ بتایا جائے کہ اگر آپ ان کے مطابق عمل کریں گے تو آرام میں رہیں گے اور تکلیف سے بچ جائیں گے۔ مثلاً ٹریفک بائیں طرف کو چلائیے۔ ساری ٹریفک بائیں کو چلے تو حادثات کا امکان کم ہو جائے گا۔ اور لوگ ٹھیک ٹھاک سڑکوں پر رواں دواں رہیں گے۔ لیکن ان کی خلاف ورزی کی جائے تو نقصان ہوتا ہے۔ لیکن اس قانون کا بنیادی مقصد خلاف ورزی پر سزا دینا نہیں ہے۔

چوری کرنا بھی خلاف قانون ہے اور اس خلاف قانون حرکت کے لئے جو قانون ہے وہ ہے سزا کا۔ کوئی چوری کرے تو اسے سزا ملتی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے جرائم ہیں جن کے متعلق قانون بناتے وقت یہی ذہن میں ہوتا ہے کہ مقصود سزا دینا ہے۔ اس سے بھی آگے بڑھیں تو بعض اوقات قانون صرف سزا نہیں دیتا بلکہ ایسی سزا دیتا ہے کہ اس سے مزید جرائم کو روکنا مقصود ہوتا ہے۔ یعنی ایک تو جرم کی سزا اور دوسرے اس جرم کے بعد کسی اور جرم کے سرزد ہونے سے بچانے کی سزا۔ یہ سزائیں ذرا زیادہ سخت ہوتی ہیں۔ اور صرف خصوصی حالت میں دی جاتی ہیں۔

اگر ہم قانون بنانے کی ضرورت پر غور کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ انسان کی بے راہ روی قانون بنواتی ہے اگرچہ کوئی جرم نہ بھی کرے تو قانون تو موجود ہوگا۔ لیکن آغاز کار میں یہ قانون کسی بے راہ روی ہی کا باعث بنا تھا۔ آخر شروع ہی سے تو قانون موجود نہیں ہیں۔ لوگوں نے غلط راستے اختیار کئے تو روکنے کی ضرورت بھی پیش آئی اور سزا دینے کی بھی۔

دنیا میں جس قدر فسادات ہو رہے ہیں۔ جنگیں ہو رہی ہیں۔ انسانوں کی مضرت رسانی کے سامان ہو رہے ہیں یہ سب بے راہ روی کا نتیجہ ہیں۔ بے راہ روی ایک طرف سے یا دوسری طرف سے۔ لیکن ہوتی بے راہ روی ہے۔ اگر ہم سب انسانیت کی اقدار کو سمجھیں اور ان کے مطابق اپنی زندگی گذاریں تو نہ کوئی بے راہ روی ہو اور نہ کوئی سزا۔ انسانی اقدار کی پاسداری کے لئے ہر چھوٹے بڑے کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔ صحیح راستے پر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اگر ساری دنیا کے لیڈر راست روی اختیار کریں تو کسی قانون کی خلاف ورزی کا کوئی امکان ہی نہ رہے۔

مجھ کو دو اور دو نہیں آتے
مجھ سے کرتے ہو تم حساب کی بات
مَیں کہ اخبار پڑھ نہیں سکتا
مَیں نے کیوں چھیڑ دی کتاب کی بات

ابوالاقبال

ڈھل رہی ہے آج کس اسلوب میں ہر گفتگو
خود بخود ہوتی چلی جاتی ہے شرحِ آرزو

انکی مسند ڈولتی ہے اڑ رہے ہیں انکے تاج
جو فقیروں کے ارادوں سے ہوئے ہیں دو بدو

بے غرض کیوں چھوڑ دیں لوگ اپنے گھر کی راحتیں
بے ارادہ کون کرتا ہے کسی کی جستجو

ان کے اندازے غلط ہیں انکی باتیں بے ثبوت
انکی آنکھوں سے نہاں ہے ہر صداقت کی نمو

ڈھول چہروں کے لئے ہے باعثِ عزّ و وقار
خارِ رہ کے ہاتھ میں ہے آبلوں کی آبرو

آپ کے چہرے نے دی ہے چاندنی کو وہ چمک
چودھویں کا چاند ہے مہرِ منور ہو بہو

پاس ہو کر دیکھ سکنا تو ہے اک امرِ محال
ہجر میں دراصل تم ہوتے ہو میرے رُوبرُو

ہو چلی معدوم اب جشنِ بہاراں کی نوید
غنچہ و گل سے بھی چھینے جا رہے ہیں رنگ و بُو

مجھ کو یوں لگتا ہے جیسے آگ برسے گی یہاں
اب بہے گا ہر گلی کوچے میں انساں کا لہُو

یہ صدائے نیم شب کیا تھی کہ سُنتے ہی نسیم
ہو گئے ہو نعرہ زن قریہ بہ قریہ کُو بہ کُو

نسیم سیفی

انسان کا گوشت پوست کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ گوشت پوست جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی ایک نیک آدمی کا ہے۔ ہڈیاں جیسے ایک چور کی ہیں ویسے ہی ایک نیک آدمی کی ہیں۔ خون جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی ایک نیک آدمی کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کے اخلاق بُرے ہیں اور اس کے اخلاق اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ اس کے اندر روحانیت نہیں اور اس کے اندر اعلیٰ درجہ کی روحانیت پائی جاتی ہے۔ پس اگر اس کی وہ روحانیت اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق دوسرے میں باقی رہ جائیں گے۔ تو وہ مرا کس طرح۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز

افکارِ عالیہ

"انسان اپنے اوپر بھی دیکھے تب بھی یہی بات صادق آتی ہے اور قومی نظر سے دیکھے تب بھی یہ بات صادق آتی ہے۔ ایک آدمی ایک چیز حاصل کر کے چند دن اس پر خوش ہو جاتا ہے جس طرح بچہ کھلونے سے کھیلتا ہے۔ کچھ دیر اس کو بڑا مزا آتا ہے لیکن وہی کھلونا پرانا ہو کر اس کے لئے بے معنی ہو جاتا ہے۔ ایک آدمی کو پہلی دفعہ کیمرہ ملتا ہے۔ وہ بڑا خوش ہوتا ہے، تصویریں کھینچتا ہے۔ رفتہ رفتہ اس کیمرے سے اسکی دلچسپی ختم ہو کر اور کیمروں کی طرف ہو جاتی ہے جو اس کے ہاتھ میں نہیں ہیں اور یہ جو مزید کی خواہش ہے یہ اس کے اندر بے قراری پیدا کر دیتی ہے جو حاصل ہوا ہے اس پر اطمینان نہیں رہتا۔ انسان ایک نئی کوٹھی میں داخل ہوتا ہے۔ بڑا مزہ آ رہا ہے۔ کچھ دیر کے بعد اپنائیت کی وجہ سے بوریت پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کہتا ہے۔ اوہو، فلاں کی جو کوٹھی میں نے دیکھی تھی وہ تو بہت اچھی تھی تو سبز نظر آنے والی ہر چیز اس کے لئے زردی میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنے انجام کو پہنچتا ہے تب اس کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ (۔) زندگی تو دھوکے کے سوا کچھ بھی نہیں تھی۔ میں خواہ مخواہ اس کی پیروی کرتا رہا۔ ایک چیز سے اچھل کر دوسری کی طرف مائل ہوا، دوسری سے تیسری کی طرف۔ آخر کار میرے ہاتھ سوائے اس کے کچھ بھی نہیں آیا کہ جو کچھ میں نے پایا تھا اس کو میں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جو لذتیں حاصل کی تھیں وہ لذتیں بالآخر زائل ہو گئیں اور سوائے خواب اور دھوکے کے میرے پاس کچھ بھی نہیں انجام کار اس کو یہ معلوم ہوتا ہے۔

قوموں کا بھی یہی حال ہے۔ یورپ میں جاننے والے جانتے ہیں کہ ساری یورپین تہذیب اپنے ماحصل سے مایوس ہو چکی ہے جو کچھ انہوں نے حاصل کیا لذتوں میں، وہ اب ان کے لئے پرانا ہو گیا ہے۔ نئے نئے رستوں کی تلاش کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ ان کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ تکاثر کے نتیجے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی جس قومی دوڑ میں داخل ہو گئے ہیں اس نے خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔ ان کو نظر آ رہا ہے کہ کوئی بعید نہیں کہ جو کچھ ہم نے حاصل کیا تھا دیکھتے دیکھتے یہ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائے گا۔ انتہائی مایوسی کا عالم ہے۔ یورپ میں جتنی بھی نئی موومنٹس چل رہی ہیں۔ وہ اس بات کی مظہر ہیں کہ قرآن کریم کا یہ بیان سچا ہے کہ کچھ عرصے تک لذتوں کے حصول کے بعد تم خود ان لذتوں میں دلچسپی کھو دو گے۔ بالآخر تمہارے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا۔

(۔) آج مغرب کی آواز بھی یہی اٹھ رہی ہے کہ ہم نے کیا حاصل کیا؟ حقیقت میں ہمیں چین نصیب نہیں ہوا۔ اتنی بے چینی، اتنی بے قراری ہے آج ان ترقی یافتہ قوموں میں۔ اگر خودکشی کا رجحان کوئی پیمانہ ہو سکتا ہے تو سب سے زیادہ خودکشی آج ترقی یافتہ قوموں میں پائی جاتی ہے۔ اگر پاگل پن کوئی پیمانہ ہو سکتا ہے تو اس کثرت کے ساتھ پاگل پیدا ہو رہے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ان قوموں کے پاس ذرائع بہت زیادہ ہیں اور ہمارے ملک کے پاگل خانوں کی نسبت انہوں نے سینکڑوں گنا زیادہ پاگل خانے بنائے ہوئے ہیں پھر بھی وہ پاگل خانے بھر جاتے ہیں اور پاگل رکھنے کی جگہ نہیں ملتی۔ پھر وہ دوسرے ہومز (HOMES) (گھر) بناتے ہیں۔ پھر ایسی اور سوسائٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کی مدد کے لئے۔ چنانچہ صرف امریکہ میں اتنے پاگل خانے ہیں کہ (انکی EXACT (معین) گنتی تو مجھے یاد نہیں لیکن) میرا اندازہ یہ ہے کہ اگر ہندوستان اور پاکستان بلکہ سارے مشرق کے پاگل خانے ملا لئے جائیں تو اس سے کئی گنا زیادہ صرف امریکہ میں پاگل خانے ہیں اور کیوز CUES (قطاریں) لگے ہوئے ہیں اور باری نہیں آ رہی اور کچھ مینٹل ہومز (ذہنی امراض کی علاج گاہ) MENTAL HOMES ہیں جو اس کے علاوہ ہیں۔ ذہنی بے چینی کا اس وقت یہ عالم ہے صرف ویلیئم VALIUM پر، جو ایک معمولی سی دوائی ہے۔ پچاس کروڑ ڈالر یا پانچ ارب روپیہ سالانہ خرچ ہو رہا ہے۔ جو بعض ممالک کی کل آمد سے بھی بڑھ کر ہے وہ صرف ذہنی بے چینی کو دور کرنے کے لئے ایک دوائی کے اوپر خرچ کر رہے ہیں۔ اور سارے ڈرگز DRUGS (دوائیوں) پر امریکہ میں جو خرچ ہو رہا ہے وہ مشرق کے بہت سارے ملکوں کی اجتماعی دولت سے بھی زیادہ ہے۔

یہ کیوں ہو رہا ہے؟ اس لئے کہ ان کا حال گواہی دے رہا ہے کہ (۔) ہم نے جو کوشش کی تھی حصول لذت کی، اس میں ہم ناکام ہو گئے ہیں۔ ایک منزل سے دوسری کی طرف بڑھے، دوسری سے تیسری کی طرف بڑھے یہاں تک کہ بالآخر ہم نے یہ دیکھا کہ وہ سب کچھ جو ہمارا ماحصل تھا وہ ایک ایسی زردی میں تبدیل ہو گیا ہے جس میں کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ سبز کھیتی جس طرح لذت عطا کرتی ہے نگاہ کو اگر وہ پھل دینے سے پہلے مرنی شروع ہو جائے تو زمیندار کو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ نقشہ قرآن کریم کھینچ رہا ہے۔ بیچ میں کہیں پھل کا ذکر نہیں۔ فرماتا ہے کھیتیاں لہلہاتی تو نظر آئیں گی تمہیں لیکن ان کو پھل نہیں لگے گا۔ وہ دیکھتے دیکھتے خشک ہونے لگیں گی اور خشک ہو کر جب زردی میں تبدیل ہوں گی پھر تمہیں تکلیف ہونی شروع ہو گی اور اس تکلیف کے نتیجے میں تم محسوس کرو گے کہ جو کچھ ہم نے حاصل کیا تھا سب ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ کچھ بھی ہمارے پاس نہیں رہا۔ تب دل کی آواز اٹھتی ہے (دنیا کی زندگی دھوکے کے سوا کچھ نہیں) یہ ویسا ہی نقشہ ہے جس طرح انفرادی طور پر ہر انسان کی زندگی میں آتا ہے۔ میر درد نے اسی حالت پر غور کیا تو یہ شعر کہا

وائے نادانی کہ وقتِ مرگ یہ ثابت ہوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

جب انسان موت کے قریب آتا ہے تو ہر فرد یہی گواہی دے رہا ہوتا ہے کہ کچھ بھی نہیں۔ خواہ مخواہ کی دوڑ دھوپ لگائی ہوئی تھی ہم نے جو کچھ حاصل کیا تھا وہ تو ہم پیچھے چھوڑ کے جا رہے ہیں اور جو حاصل کیا تھا وہ چینِ جان اور آرام دل پیدا نہیں کر سکا۔ ناکامی اور حسرت کے ساتھ ایسے لوگ جان دیتے ہیں۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ انجام کار پھر یہ ایسے دور میں داخل ہو جائیں گے کہ (۔) شدید قسم کا عذاب آخرت میں ان کے لئے مقدر ہے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ عذاب اس دنیا میں شروع ہو جاتا ہے فرداً فرداً بھی وہ لوگ جو خدا سے غافل ہو کر ان چیزوں کی پیروی کرتے ہیں ان کی زندگی ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہتی ہے اور بالآخر یہ عذاب بڑھتا رہتا ہے اور قومی لحاظ سے بھی شدید عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو آخرت سے۔ اس دنیا کا انجام بھی مراد ہے اور اس دنیا کے بعد اگلی دنیا میں جو کچھ پیش آتا ہے اس کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ صرف عذاب ہی کی خاطر انسان کو پیدا نہیں کیا گیا۔ ناکامیوں اور مایوسیوں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا۔ یہ سارے جذبے جو بیان کئے گئے ہیں، یہ محرکات ہیں زندگی کے۔ اگر ان کا صحیح استعمال شروع ہو جائے تو اس کے نتیجے میں (بخشش) بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہو سکتی ہے اور رضائے باری تعالیٰ بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ بنیادی طور پر زندگی کی شکل وہی رہے گی جو اوپر بیان ہوئی ہے۔ اس سے تبدیل شدہ کوئی شکل بیان نہیں کی گئی۔ مگر یہ سارے جذبے جو انسان کو ایک منزل سے دوسری کی طرف لے کے جاتے ہیں، ان کو ایسا رخ دیا جا سکتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (بخشش) اور رضوان کا موجب بن جائیں۔"

(الفضل ۱۴ نومبر ۱۹۸۲ء)

والدین اپنے کردار میں پاکیزگی پیدا کریں

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لیں گے۔ اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے۔ نیز فرمایا خدا کا خوف کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اس مضمون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دلنشین کریں اور اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ فرمودہ ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ____ نون ۔ سین

عراق کے میزائل

کئی روز سے عراق کو یہ دھمکیاں مل رہی ہیں کہ وہ جنوبی عراق میں جو اینٹی ایر کرافٹ میزائل نصب کئے گئے ہیں ان کو ہٹالے ۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ میزائیل نوفلائی زون کے لئے خطرے کا باعث ہیں جسے کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا اگرچہ اب یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عراق نے وہاں سے میزائل اٹھا کر کہیں ایسی جگہ نصب کر دیئے ہیں جس کا ابھی تک پتہ نہیں چلا ۔ لیکن عراقی ریڈیو نے عراق کا یہ بیان بھی نشر کیا ہے کہ وہ دھمکیوں سے لاپرواہ ہو کر امن کے متعلق گفت و شنید کرنے کے لئے تیار ہے ۔ باوجود اس کے کہ ہمیں دھمکیاں ملی ہیں ہمارا رویہ بالکل نارمل ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں امن و امان کو قائم رکھنے کے لئے گفت و شنید سے کام لیا جائے ۔ عراق نے یہ بھی کہا ہے کہ امریکہ نے سراسر جھوٹے بیانات دے کر ہمارے میزائلوں کے متعلق دنیا کو مشتعل کرنے کی کوشش کی ہے ۔ ہمارے ہوائی جہاز اور ہمارے اینٹی ایر کرافٹ میزائلز جس صورت میں بھی ہیں وہ ہماری اپنی تیار کردہ ہیں اور ہم انہیں وہیں رکھیں گے اور ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے وہ اپنے حقوق کے اندر رہ کر کیا ہے جہاں تک دھمکیوں کا تعلق ہے یہ متفقہ طور پر امریکہ برطانیہ اور فرانس کی طرف سے ایک وقت مقرر کر کے کہا جاتا رہا ہے کہ اس وقت تک یہ پوزیشن بدل جانی چاہیئے گزشتہ روز واشنگٹن نے بتایا کہ عراق نے میزائل ہٹا تو لئے ہیں لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اب انہیں کہاں نصب کیا ہے ۔ صدر جارج بش نے اپنے ایک بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ صدر صدام حسین نے اپنے ارادوں کو ملتوی کر دیا ہے ۔ جو بات وہ بڑے زور شور سے کہہ رہے تھے اب انہوں نے اس کے خلاف عمل کیا ہے ۔ صدر صدام نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ لیکن کس وقت اور کس طرح کیا جائے گا ۔ یہ ہم ابھی ظاہر نہیں کرنا چاہتے ۔ اس سارے جھگڑے میں سکیورٹی کونسل عراق سے کہہ رہا ہے کہ اگر اس نے اقوام متحدہ کی بات نہ مانی تو اسے خاصا نقصان اٹھانا پڑے گا ۔ جہاں تک نوفلائی زون کا تعلق ہے یہ گذشتہ اگست میں بنایا گیا تھا ۔ تاکہ صدر صدام کی فوجیں اپنی طاقت استعمال کرتے ہوئے شیعہ مسلمانوں کو کچلنے کی کوشش نہ کریں ۔ ۱۹۹۱ء کی خلیج جنگ کے بعد وہاں بغاوت کے آثار پیدا ہو گئے تھے ۔

زرعی سائنسدان

گذشتہ دنوں ایک سہ روزہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان ایگریکلچر ریسرچ کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر ظفر الطاف نے کہا کہ پاکستانی سائنسدان ہمہ وقت اس کوشش میں مصروف ہیں کہ وہ بیجوں کی نئی سے نئی قسمیں دریافت کریں اور اس بات کا بھی پتہ لگائیں کہ زیادہ مؤثر طریق پر ان بیجوں کو استعمال کر کے بہتر پیداوار حاصل کی جائے ۔ یہ سیمینار جس پر ڈاکٹر ظفر الطاف نے یہ بات بتائی اطالوی فروٹ، ویجیٹیبل پراجیکٹ اور سارک کی اے ۔ آر ۔ سی نے مشترکہ طور پر منعقد کیا تھا ۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت تو جو کوشش کرتی ہے وہ کرتی ہی رہے گی لیکن نجی سیکٹر کو اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ مصروف ہو جانا چاہیئے ۔ اطالوی حکومت اس سلسلے میں جو مدد کر رہی ہے اسے قابل داد کہتے ہوئے آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ہم دونوں کا یہ تعاون جاری رہے گا ۔ آپ نے کہا کہ رسل و رسائل کے بہتر انتظامات ہونے چاہئیں تاکہ کسان اور سائنسدان کا آپس میں رابطہ بڑھے اور سائنسدان کی نئی نئی دریافت کسانوں تک بلا تاخیر پہنچے اور انہیں یہ بھی پتہ چلے کہ سائنس دانوں کے نظریوں کو کس طرح عمل میں لا کر فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے ۔ آپ نے زراعتی سائنسدانوں کی بھی اس طرف توجہ مبذول کروائی کہ اس وقت جو چیلنج پاکستان کو درپیش ہے اسے قبول کرنا چاہیئے اور پاکستانیوں کے لئے ہر قسم کی خوراک وافر مقدار میں پاکستان ہی میں پیدا ہونے چاہیئے ۔

زراعت

جس طرح گذشتہ سال بھل صفائی کے پروگرام پر عمل کیا گیا تھا اسی طرح اس سال بھی کیا جائے گا ۔ بتایا گیا ہے کہ اس دفعہ جس رقبے کی صفائی کی جائے گی وہ پونے تیئس کروڑ مکعب فٹ ہے اور گذشتہ سال سے ½۱۷ فیصد زیادہ ہے ۔ اس سلسلے میں ساری حکومت پنجاب کام کر رہی ہے ۔ وزیر اعلےٰ پنجاب نے پیغام دیا ہے کہ نہروں کا رقبہ صاف کرو فصلوں کے ساتھ انصاف کرو ۔

سارک میٹنگ کا التوا

پاکستان نے سختی سے اس بات کی تردید کی ہے کہ سارک کی جو میٹنگ ڈھاکہ میں ہونے والی تھی اسے دوسری دفعہ بھی پاکستان نے ملتوی کروا دیا ہے ۔ یہ بات ہندوستان ٹائمز کے ۱۱ جنوری کے شمارے میں کہی گئی تھی ۔ اور اسے ہندوستانی وزیر مملکت برائے امور خارجہ مسٹر آر ۔ ایل بھاٹیہ کی طرف منسوب کیا گیا تھا ۔ کہا گیا تھا کہ انہوں نے یہ بات ڈھاکہ میں کہی ہے یہ بیان کیا گیا کہ مسٹر بھاٹیہ نے کہا ہے کہ پاکستان یہ چاہتا ہے کہ سارک کے چارٹر میں ترمیم کرے اور اس میں ممالک کے بین المملکتی معاملات بھی زیر بحث آنے چاہئیں ۔ حالانکہ سارک اسے مناسب نہیں سمجھتا ۔ ہندوستان ٹائمز میں ایک اور خبر کے لئے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پاکستان نے دھمکی دی ہے کہ وہ سارک کی کانفرنس کے موقعہ پر ایودھیا میں بابری مسجد کے انہدام کا مسئلہ پیش کرے گا ۔ اسی طرح اخبار ہندو کے ۱۰ جنوری کے شمارے میں بھی ایک بیان شائع کیا گیا جس میں وزیر اعظم محمد نواز شریف کے متعلق یہ کہتے بتایا گیا کہ انہوں نے خود کہا ہے کہ وہ سارک کے چارٹر میں ترمیم کروائیں گے ۔ تاکہ بین المملکتی معاملات زیر غور آسکیں ۔ وزارت خارجہ کے نمائندے نے اس بات کی وضاحت کی کہ بنگلہ دیش اخبار کو ایک لکھے ہوئے انٹرویو میں وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا تھا کہ انہیں امید ہے کہ سارک کے اراکین سارک کے چارٹر کی اس بات کو نظر انداز کر دیں گے کہ ممالک کی آپس کے جھگڑوں کے متعلق کوئی بات نہ کی جا سکے ۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم تمام معاملات کو گفت و شنید کے ذریعے حل کریں ۔ وزیر اعظم نے سیاسی معاملات کے متعلق یہ باتیں کہی تھیں ۔ لیکن یہ نہیں کہا تھا کہ کسی ترمیم کے لئے پاکستان ابتداء کرے گا ۔ وزارت خارجہ کے نمائندے نے اس بات سے بھی انکار کیا کہ پاکستان نے کہا ہے کہ وہ اس موقعہ پر بابری مسجد کے انہدام کا معاملہ اٹھائے گا ۔ کہا گیا ہے کہ ہندوستان کی طرف سے اس بات کا پاکستان پر الزام لگایا جانا کہ سارک کی دوسری میٹنگ بھی پاکستان نے ملتوی کروائی ہے ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے ۔

چین میں سزائیں

چین میں گوانگ ذو کے شہر میں معمر چینی لیڈر ڈنگ زیاؤ پنگ سے متاثر ہو کر ایک ہی دن میں ۴۵ افراد کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا ۔ ان ۴۵ افراد نے چوری قتل ڈکیتی اور جنسی جرائم کئے تھے ۔ یہ بات چین کی نیم سرکاری ایجنسی چائنا نیوز سروس نے بتائی ہے ۔ گوانگ ڈانگ کے صوبہ میں گوانگ ذو جس کا دارالحکومت ہے ۔ مختلف عدالتوں نے ایک ہزار سے زیادہ مجرموں کو سزائیں دیں ۔ یہ ساری بات ایک مہم کے طور پر کی گئی تاکہ اس علاقے میں جرائم کا خاتمہ ہو سکے ۔ ۲۰۰ سے ۱۰۰۰ افراد تک کو موت کی سزا یا موت کی معطل سزا یا عمر بھر قید کی سزا سنائی گئی ۔ چائنا نیوز ایجنسی نے خبر کے اس حصے کے متعلق یہ نہیں بتایا کہ کتنے افراد کو کون سی سزا ملی ۔ گذشتہ سال کے آغاز میں ڈنگ زیاؤ پنگ نے چین کے جنوبی حصے کا دورہ کیا اور عدالتوں نے ان کی اصلاحات کے متعلق غور کر کے یہ سزائیں دی ہیں ۔ انہوں نے کہا تھا کہ اصلاحات کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑا جائے اور جرائم کے خاتمے کے لئے بھی پوری کوشش کی جائے ۔

ملک بدر فلسطینی

جب سے اسرائیل نے ۱۵ ۴ ۱ فلسطینیوں کو ملک سے نکالا ہے ۔ اقوام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متحدہ کے دو نمائندے اسرائیلی حکومت سے گفت و شنید میں ناکام ہو چکے ہیں۔ گذشتہ دنوں جب دوسرے نمائندے سے وزیر اعظم اسرائیل کی بات چیت ختم ہو گئی تو وزیر اعظم نے رپورٹروں کو بتایا کہ جین بایا گارے خاں سے ملاقات اور گفتگو کے باوجود اسرائیل کا کوئی ایسا ارادہ نہیں ہے کہ وہ ان ۴۱۵ فلسطینیوں کو واپس لے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ان کو ملک بدر کرنے کے سلسلے میں کئی عوامل کو پیش نظر رکھا ہے۔ ہم نے اس بات کو بھی پیش نظر رکھا ہے کہ انسانی حقوق کی پامالی نہ ہو۔ اور ہم اقوام متحدہ سے بھی جھگڑا پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے سوموار کے روز کہا کہ اگر گارے خاں کا مشن ناکام رہا تو ہم بعض مزید اقدامات کرنے پر تیار ہونگے اگرچہ سیکورٹی کونسل کی طرف سے انہوں نے یہ تو نہیں بتایا کہ وہ کیا کیا ہوں گے لیکن انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو اس بات پر مجبور کریں گے کہ وہ ان اقدامات کی پیروی کرے۔ جب گارے خاں سے رپورٹروں نے پوچھا تو انہوں نے کہا میں اپنا مشن اس بنیاد پر نہیں شروع کرنا چاہتا کہ میں ناکام رہوں گا۔ اس لئے میں اس بات کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا جو بطروس غالی نے کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسرائیل ہم سے تعاون کرتا رہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہماری گفت و شنید کے نتیجہ میں اچھے نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اسرائیل کے اس فیصلے کو سراہا جو ان کے اسرائیل آنے سے چند ہی گھنٹے پہلے کیا گیا تھا کہ ریڈ کراس حکام کو ان لوگوں سے ملاقات کا موقعہ دے دیا جائے۔ جن لوگوں کو اسرائیل سے نکالا گیا ہے وہ بیچارے بغیر کسی حفاظتی اقدامات کے ایسی جگہوں پر پڑے ہیں جہاں بارش بھی ہے تند و تیز ہوائیں بھی ہیں اور برفباری بھی ہو رہی ہے ان کے نمائندے عبدالعزیز الرنتیسی نے کہا کہ ہو سکتا ہے گارے خان کی ملاقاتیں ان کے لئے مفید ثابت ہوں۔

حکومت / حزب اختلاف گفتگو

ایک عرصہ سے اس بات پر لے دے ہو رہی ہے کہ حکومت اور حزب اختلاف کی آپس میں گفتگو ہونی چاہیئے۔ بہت سے رہنماؤں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس وقت ملکی حالات کا تقاضا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن مل کر پاکستان کی سلامتی کے لئے کوشش کریں اور اگر کوئی بیرونی جارحیت کا خطرہ ہو تو اسے بھی دونوں ہم آہنگی کے ساتھ سوچیں اور اس کا مقابلہ کریں۔ کبھی حکومت کی طرف سے یہ کہا جاتا رہا ہے کہ اپوزیشن یا حزب اختلاف غدار وطن ہیں اور غداروں سے گفت و شنید نہیں ہو سکتی۔ اور کبھی حزب اختلاف کی طرف سے یہ کہا جاتا رہا ہے کہ ہم موجودہ حکومت کو اس لئے اس قابل نہیں سمجھتے کہ گفتگو کی جائے کہ یہ جس طرح اقتدار میں آئی ہے وہ ناپسندیدہ امر ہے۔ اب شیخ رفیق احمد جو پاکستان پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل ہیں نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی حکومت کے ساتھ گفت و شنید کے لئے تیار ہے۔ لیکن اولین شرط یہ ہے کہ انتخابات کے سسٹم میں اصلاحات کرنے کے ایجنڈے پر رکھا جائے۔ ان کے خیال میں ملک میں سب سے بڑی خرابی انتخابات کا سسٹم ہے جس میں وہ لوگ جو صحیح طور پر عوام الناس کے نمائندے ہیں حکومت میں نہیں آ سکتے۔ بہرحال حکومت اگر چاہے اور وہ یقیناً چاہے گی کہ گفت و شنید جاری ہو تو انتخابات کے طریق کو ایجنڈے پر رکھا جا سکتا ہے۔ انتخابات کے طریق کار میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو لوگ اس سلسلے میں غلط طریق اختیار کرتے ہیں انہیں سزا دی جانی چاہیئے۔ پیپلز پارٹی کا کہنا ہے کہ ایجنڈا طے ہو جانا چاہیئے اور اس ایجنڈے کو عوام الناس کے سامنے رکھنا چاہیئے تاکہ تمام لوگوں کو اس بات کا علم ہو کہ حکومت اور حزب اختلاف کن امور پر گفت و شنید کر رہی ہے حزب اختلاف کا یہ بھی کہنا ہے کہ جس طرح حکومت اسے دعوت دے رہی ہے وہ صرف اور صرف عوام الناس کو اپنی طرف کرنے کا ایک ذریعہ ہے کیونکہ اگر حکومت چاہتی ہے کہ حزب اختلاف اس سے گفتگو کرے تو وزیر اعظم کو سنجیدگی سے یہ دعوت دینی چاہیئے۔ دوسری طرف اخباری خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ وزیر اعظم نے کئی دفعہ کہا ہے کہ ہم جو دعوت دے رہے ہیں یہ انتہائی سنجیدگی پر مبنی ہے۔

شریعت کمیٹی کی رپورٹ

وفاقی وزیر امور مذہبیات نے گذشتہ روز بتایا کہ وزیر اعظم نے جو کمیٹیاں اس غرض کے لئے مقرر کی تھیں کہ شریعت کو کس طرح جلد از جلد پاکستان میں لاگو کیا جائے انہوں نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے اور ان کی رپورٹ عنقریب وزیر اعظم کو پیش کر دی جائے گی۔ وزیر امور مذہبیات مشائخ قادریہ دوڈہ شریف کے ۷۰ ویں عرس پر ایک ٹیلنگ سے خطاب کر رہے تھے۔ یہ مقام سیالکوٹ سے تقریباً ۳۰ کلومیٹر کے فاصلے پر۔ وزیر موصوف نے بڑی سختی سے ان شکوک کا ازالہ کیا کہ موجودہ حکومت شریعت نافذ کرنے میں سنجیدہ نہیں ہے انہوں نے کہا کہ اگر یہ سنجیدہ نہ ہوتی تو وہ اپنا عہدہ چھوڑ کر اس سے الگ ہو جاتے۔

کام کی زیادتی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسے مکمل کرنے کے لئے خاصا وقت درکار تھا اور لازمی تھا کہ اسے پوری توجہ کے ساتھ کیا جائے۔ جلدی میں ایسے کام کرنے سے کچھ خلاء رہ جاتے ہیں جنہیں پُر کرنا از حد ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ وقت میں ساری دنیا کے مسلمان مختلف قسم کے مسائل سے دوچار ہیں اور جب تک شریعت نافذ نہ کی جائے اس وقت تک ان مسائل سے چھٹکارا حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

انہوں نے جموں اور کشمیر کے مسلمانوں کے ذکر کے ساتھ ساتھ فلسطین اور بوسنیا کے مسلمانوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ یہ لوگ انتہائی مشکلات میں سے گذر رہے ہیں۔ اگر مسلمان امت کا ایک الگ آزاد پلیٹ فارم ہوتا تو یقیناً اسلام دشمن لوگ اپنی کارروائیوں میں کسی طرح کامیاب نہ ہو سکتے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ معاشرے کے ہر طبقے کو اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہیئے اور جو ان پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کو دل و جان سے نبھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

شناختی کارڈ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اس میں مذہب کا خانہ رکھا جائے۔ تاکہ قادیانیوں (احمدیوں) کا پوری طرح پتہ لگ سکے (یہ بات کئی دفعہ سامنے آچکی ہے کہ وزیر موصوف اور بعض دیگر اہم شخصیتوں نے بھی شناختی کارڈ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف احمدیوں کا پتہ چلانے کے لئے ہے بلکہ عیسائیوں کو بھی یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ تو ہمارے ساتھ ہیں ان کو اس سے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ حالانکہ جیسا کہ گذشتہ ایام کے اخبارات سے ظاہر ہے سب سے زیادہ پریشانی کا اظہار عیسائیوں نے ہی کیا ہے اور عیسائیوں میں سے بھی صرف عوام الناس نے نہیں بلکہ ان کے دانشوروں اور ان کے مذہبی رہنماؤں نے بھی انتہائی پریشانی کا ذکر کیا ہے اور یہ مطالبہ کیا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ داخل کر کے قوم کو انتہائی ناروا سلوک پر تقسیم نہ کر دیا جائے ہر پاکستانی کو ایک ہی قومیت پر فخر کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ ادارہ)

برما سے واپسی

بتایا گیا ہے کہ بنگلہ دیش سے تقریباً ۲۰۰۰ برمی مسلمان مہاجر واپس بھجوائے گئے اب تک واپس جانے والوں کی تعداد ۱۲٫۲۵۶ ہو گئی ہے ان لوگوں کو واپسی پر تین مقامات پر امیگریشن کے حکام ملے۔ ان کے علاوہ مزید تین ہزار مہاجر جنہیں روہنگیا کہا جاتا ہے بھی عنقریب واپس جانے والے ہیں۔ اس بات کا امکان ہے کہ اب تک یہ تین ہزار افراد واپس جا چکے ہوں گے۔ جو روہنگیا برما سے بنگلہ دیش آئے ان کی تعداد ۲٫۸۸٫۰۰۰ بتائی جاتی ہے۔ یہ سب لوگ ۱۹۹۱ء کے آغاز سے یہاں آنا شروع ہوئے تھے۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں شروع شروع میں یہ لوگ جانے کے لئے اس لئے تیار نہیں تھے کہ یہ چاہتے تھے کہ دوران سفر اور برما میں رہائش کے دوران میں بھی اقوام متحدہ انکی حفاظت کا انتظام کرے۔ ان کا کہنا تھا کہ جن حالات میں ہم بنگلہ دیش میں زندگی گذار رہے ہیں واپس جا کر اس سے زیادہ مصائب درپیش ہونگے لیکن بہرحال اب جانے شروع ہو گئے ہیں۔ اور امید ہے کہ آہستہ آہستہ یہ تمام لوگ واپس برما پہنچ جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال

جنرل عبدالوحید کاکڑ — نئے آرمی چیف

گذشتہ روز ۹ ؍جنوری ۱۹۹۳ء کو ملکی اخبارات میں جلی سرخیوں کے ساتھ یہ بڑی ہی افسوسناک خبر پڑھنے میں آئی کہ کل سہ پہر جمعہ کے روز چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے ان کے انتقال کے فوراً بعد جنرل محمد اشرف کو قائمقام چیف آف آرمی بنا دیا گیا۔ چونکہ قائمقام کے طور پر کام کرنے والے کی نامزدگی عارضی ہوتی ہے لہٰذا اہل جانشین کی تقرری اور انتخاب کے لئے صدر مملکت غلام اسحاق خان نے کچھ وقت ضائع کئے بغیر جنرل عبدالوحید کاکڑ کو فوج کا نیا سربراہ مقرر کیا ہے اس عہدہ کی اہمیت ملکی دفاع اور وطن کے استحکام میں بہت زیادہ ہے اور اسے اقتدار میں ایک نہایت ہی اہم رکن کا درجہ حاصل ہے۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فوج کے نئے سربراہ کا مختصر تعارف ذیل کی سطور میں درج کیا جائے سو یاد رہے کہ جنرل عبدالوحید ۱۹۳۷ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ وہ تحریک پاکستان کے مجاہد اور مسلم لیگی رہنما سردار عبدالرب نشتر کے بھتیجے ہیں انہوں نے اپنی تعلیم ایڈورڈ کالج سے حاصل کی۔ بعد ازاں ۱۹۵۹ء میں فرنٹیئر فورس رجمنٹ میں کمیشن حاصل کیا۔ جنرل وحید کمانڈ اینڈ سٹاف کالج کینیڈا اور نیشنل ڈیفنس کالج راولپنڈی کے بھی گریجویٹ ہیں۔ دوران سروس انہیں ۱۹۶۵ء کی جنگ میں فرنٹیئر فورس یونٹ کے ساتھ چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں اور آزاد انفنٹری بریگیڈ کے بریگیڈیئر میجر کے طور پر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں سیمانکی سیکٹر پر گرانقدر خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا۔ اسی طرح انہوں نے اور بہت سے عہدوں پر خدمات سرانجام دی ہیں۔ مثلاً دہ کور کے چیف آف سٹاف اور انفنٹری بریگیڈ کے کمانڈر بھی رہے۔ انہیں ۱۹۸۴ء میں انفنٹری ڈویژن سندھ کا کمانڈر بنا کر میجر جنرل کے عہدے پر ترقی دے کر جنرل ہیڈ کوارٹر میں ایڈجوٹنٹ جنرل بنا دیا گیا۔ آپ آرمی چیف بنائے جانے کے وقت تک کوئٹہ میں ۱۲ ویں کور کے کمانڈر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ ان کی عمر ۵۶ سال ہے۔ بہترین فوجی خدمات سرانجام دینے کے سلسلے میں وہ ہلالِ امتیاز اور ستارہ بسالت حاصل کر چکے ہیں۔ ان کے بارے میں معتبر عسکری ذرائع سے بھی معلوم ہوا ہے کہ جنرل وحید ایک دانشور اور اعلیٰ تعلیم یافتہ جرنیل ہیں۔ وہ بہت کم گو ہیں اور روشن خیال ہیں۔ موقر جریدہ نوائے وقت کے نمائندہ خصوصی کا کہنا ہے کہ جنرل وحید شہرت اور پبلسٹی کے قائل نہیں ہیں۔ وہ خاموشی کے ساتھ اپنے مفوضہ اور پیشہ وارانہ فرائض کو سرانجام دینے پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ تین پشت پہلے ژوب بلوچستان سے ہجرت کر کے پشاور آ کر آباد ہوئے تھے۔ گویا اس لحاظ سے جنرل وحید پشاور کے رہنے والے ہیں۔ اور ان کے کئی عزیز فوج میں بطور آفیسرز خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ صدر مملکت غلام اسحاق خان نے جنرل وحید کا فوج کے نئے سربراہ کے طور پر تقرر اپنے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے کیا ہے۔ ان کا یہ فیصلہ اگرچہ عوامی توقع کے برخلاف ایک حیران کن اور چونکا دینے والا فیصلہ ہے۔ یاد رہے کہ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان پچھلے تین چار روز سے باہمی صلاح مشورے ہو رہے تھے مگر کسی ایک شخصیت پر اتفاق رائے نہیں ہو رہا تھا۔ ذمہ دار ذرائع کے مطابق نئے سربراہ کا تقرر گذشتہ پیر کے روز ہو جانا تھا لیکن چند وجوہ کی بناء پر اس روز اعلان نہ کیا جا سکا۔ ایک باوثوق ذریعہ کے مطابق بتایا گیا ہے کہ حکومت نے ایک پینل تجویز کیا جس میں لیفٹیننٹ جنرل محمد اشرف۔ جنرل خالد لطیف مغل اور جنرل جاوید ناصر شامل تھے۔ ان میں سے کسی ایک کے متعلق باہمی اتفاق رائے نہ ہونے پر دوسرا پینل تجویز کیا گیا جس میں جنرل فرخ خان۔ جنرل رحم دل بھٹی اور جنرل وحید کو شامل کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل فرخ کی تقرری کی قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں۔ تاہم آخری وقت میں صدر مملکت نے اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کرتے ہوئے جنرل وحید کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اور انہیں فوری طور پر فوج کا سربراہ مقرر کرنے کا اعلان کر دیا۔ جنرل وحید چونکہ بہت کم گو اور روشن خیال شخصیت ہیں لہٰذا ان سے امید ہے کہ وہ فوج کو ایک باصلاحیت پیشہ وارانہ ادارہ بنانے کی کوشش کریں گے۔ اور اپنے پیشرو جنرل آصف نواز کی پالیسیوں پر بڑی حد تک عمل پیرا ہوتے ہوئے فوج کو سیاست سے دور رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ اعزاز جنرل وحید کے لئے بابرکت کرے اور انہیں اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کو باحسن طریق سرانجام دینے کی توفیق عطا کرے تاکہ ملک دفاعی لحاظ سے ایک طاقتور اور مستحکم مملکت بن جائے۔

ناصرہ بیگم ___ (بستی جمال والا۔ شجاع آباد)

ایک چھوٹی سی بات

ایک چھوٹی سی بات کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بہتری اور بہت خطرناک حادثات سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ ایک چھوٹی سی بات میں اس عاجزہ کو ایک سچا واقعہ یاد آ گیا۔ جب وہ یاد آتا ہے تو پریشانی نہیں بلکہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ ایک سچا واقعہ کچھ یوں ہے کہ موسم گرما کی چھٹیاں ہونے والی تھیں سکولوں کے بچے خاص طور پر بہت خوش ہوتے ہیں۔ سیر کرنے کے پروگرام اور پھر رشتے داروں کے ہاں جانے کے خیالات آزادی سے دوستوں کے ساتھ گھومنا کھیلنا وغیرہ۔ ایک بدقسمت گھرانے سے چھ بہنوں کا ایک ہی بھائی سکول گیا اور یہ پرائمری حصہ کا بچہ تھا۔ اور اگلے روز بھی رخصت شروع تھی باقی سب بچے اپنے اپنے گھروں میں پہنچ گئے۔ مگر عامر نہ پہنچا۔ والدین رشتہ دار پھر پور کوشش سے ڈھونڈتے رہے اور گھر کی جمع شدہ پونجی تلاش کرنے میں گنوا بیٹھے۔ اور رونا تڑپنا علیحدہ۔ اسی طرح پورے تین ماہ گذر گئے سکول کھل گئے پہلے روز سب طلبہ و طالبات اپنے اپنے سکول پہنچ گئے۔ اسی طرح عامر کے سکول میں پہنچے۔ جب بچے عامر کے کمرے میں گئے تو دیکھا کہ عامر کی لاش پڑی ہے۔ اس حادثہ اور درد انگیز واقعہ سے کون نہیں تڑپا ہو گا۔ بعد میں پتہ چلا کہ یہ بدنصیب بچہ اپنی کاپی کو جو بھول چلا تھا دوڑ کر واپس لینے اپنے کلاس روم میں گیا اور چپڑاسی خالی کمرہ سمجھ کر دروازہ بند کر کے جلدی میں تالا لگا کر چلا گیا۔ لہٰذا جب بھی کبھی کہیں جانے کا ارادہ ہو تو ایک بار ذرا جھانک کر یا آواز دے کر دروازہ بند کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ دفاتر ہوں یا گھر اور سکول ہوں یہ چھوٹی سی احتیاط بڑی ضروری ہے۔

واقفین نو کی بچپن ہی سے عربی زبان کیلئے بنیاد قائم کرنی چاہیئے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

" جہاں تک زبانوں کا تعلق ہے سب سے زیادہ زور شروع ہی سے عربی زبان پر دینا چاہیئے کیونکہ ایک مربی عربی کے گہرے مطالعہ کے بغیر اور اس سے باریک در باریک مفاہیم کو سمجھے بغیر (کلام الٰہی) اور .... سے پوری طرح استفادہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے بچپن ہی سے عربی زبان کے لئے بنیاد قائم کرنی چاہیئے اور جہاں تک ذرائع میسر ہوں اس کی بول چال کی تربیت بھی دینی چاہیئے۔ قادیان اور ربوہ میں ایک زمانے میں یعنی جب ہم طالب علم تھے عربی زبان کی طرف تو توجہ تھی لیکن بول چال کا محاورہ نہیں سکھایا جاتا تھا یعنی توجہ سے نہیں سکھایا جاتا تھا اس لئے اس کا بھی ایک نقصان بعد میں سامنے آیا۔ آج کل یہ رواج ہے کہ بول چال سکھائی جاتی ہے لیکن زبان کے گہرے معانی کی طرف پوری توجہ نہیں کی جاتی اس لئے بہت سے عرب بھی ایسے ہیں اور تجارت کی غرض سے عربی سیکھنے والے بھی ایسے بہت سے غیر ملکی ہیں جو زبان بولنا تو سیکھ گئے ہیں لیکن عربی کی گہرائی سے ناواقف ہیں اور اس کی گرائمر پر عبور نہیں ہے۔ پس اپنے واقفین نسلوں کو ان دونوں پہلو سے متوازن تعلیم دیں"

(خطبہ فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء)

میری نصیحت یہی ہے کہ دو (۲) باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جائے تو اسے معاف کرنا چاہیئے

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا

○ مکرم ثمر محمود بھٹی صاحب ولد محمود احمد صاحب بھٹی آف لاہور کے گردے میں پتھری کی تکلیف ہے۔ آپریشن تجویز کیا گیا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ کمزوری بے حد ہے۔

○۔ مکرم فیروز الدین صاحب امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ بلڈ پریشر اور بخار علیل ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔

○۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب آف صدر گوگیرہ حال ناصر آباد ربوہ علیل اور زیرِ علاج ہیں۔

○۔ مورخہ ۱۴؍اکتوبر ۹۲ء کو سرگودہا کے تین احمدی احباب پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا ان کی صحت کے بارے میں اطلاع یہ ہے:۔

۱۔ مکرم صفدر علی صاحب ڈرائیور کی ہڈیاں دونوں بازوؤں کی جڑ تو گئی ہیں۔ لیکن ابھی بازو ٹھیک کام نہیں کر رہے ان کے ایک بازو میں ابھی ایک گولی موجود ہے جو ٹھیک ہونے پر نکالی جائے گی۔

۲۔ مکرم رانا محمد اشرف صاحب کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن ان کے جسم میں ابھی دو گولیاں ایک مثانے میں اور ایک اوپر والی پسلیوں میں ہے ان کی صحت بہتر ہونے پر دونوں گولیاں بعد میں نکالی جائیں گی۔

۳۔ مکرم ارشد محمود صاحب کے جسم سے ایک گولی پہلے ہی نکال دی گئی تھی۔ زخم بھی ٹھیک ہو گئے ہیں۔ ابھی کمزوری باقی ہے۔

مکرم مرزا عبداللطیف صاحب آف سرائے عالمگیر گجرات بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب (آف بیسرز غلام نبی اینڈ سنز) آج کل بعارضہ قلب و بلڈ پریشر صاحب فراش ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

بازیافتہ اشیاء

○ ۱۔ دفتر صدر عمومی میں اس وقت چند بازیافتہ سائیکل موجود ہیں۔ جن احباب کے سائیکل گم ہوئے ہوں وہ دفتر سے رابطہ کریں۔

۲۔ ایک سوٹ (شلوار۔ قمیض) دفتر میں پہنچایا گیا ہے۔ جن صاحب کا ہو دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔

صدر عمومی لوکل انجمن ربوہ (پاکستان)

دعائے نعم البدل

مکرم عبدالقادر باجوہ صاحب کا بیٹا بعمر ۲۴ دن شیخ زید ہسپتال لاہور میں ۷ جنوری ۹۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ احباب جماعت سے والدین کے لئے صبر جمیل اور نعم البدل ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

خدا کے فضل و کرم سے اب ہم نے ربوہ میں اعلیٰ کوالٹی کے ڈش انٹینا مختلف سائز میں تیار کرنا شروع کر دیئے ہیں جو بہت معیاری اور مضبوط ترین ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی موجودہ اور آئندہ کی بھی ضروریات کو بہتر طور پر پورا کرتے ہیں۔

لہٰذا ہر گھر تک ڈش انٹینا پہنچانے کے لئے قیمت بھی کم رکھی ہے۔ آج ہی اپنے آرڈر بک کروائیں۔

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان: ۴۴ ۸۳۱ - ۹۲۹ فون رہائش بشارت احمد خان ۴۸۷

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۹ر جنوری۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے گذشتہ دنوں کوئٹہ سے آنیوالی ہواؤں سے سردی میں جو شدت پیدا ہو گئی تھی۔ اس میں کمی ہو رہی ہے۔

○ پیرا میڈیکل سٹاف کی سٹرائک کے دوران تین ہسپتالوں میں ۹۲ مریضوں کی وفات کے سلسلے میں ۱۴ پیرا میڈیکل سٹاف کے اراکین کو زیر حراست لے لیا گیا ہے۔ یہ سٹرائک ۴ر جنوری سے ۱۱ر جنوری تک رہی میو، سروسز اور جنرل ہسپتالوں کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹوں نے اس سلسلے میں اپنے اپنے پولیس سٹیشن میں ایف آئی آر درج کروائے تھی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب خان نے سفیر کویت مسٹر سلام عثمان العثمان سے گفتگو کرتے ہوئے کہا (پارلیمنٹ ہاؤس میں) کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے اتحاد کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسلمانوں کے ممالک کی تمام پارلیمنٹیں ایک دوسرے سے ہم آہنگی کا مظاہرہ کریں سب مسلمان ممالک کی ایک الگ پارلیمنٹ بنائی جائے جہاں اقتصادی اور سیاسی امور کے متعلق غور و فکر کرکے ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ کویت کے سفیر نے اس تجویز کو سراہا اور حکومت پاکستان اور پاکستان کے شہریوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمیشہ کویت کے ساتھ اچھے تعلقات کا مظاہرہ کیا ہے۔

○ کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر سید ارتفاق علی نے ایک پریس کانفرنس کو بتایا کہ عالمی بنک نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان اعلیٰ تعلیم کے لئے زیادہ رقم خرچ نہیں کر رہا۔

○ برطانیہ کی حکومت نے اپنی خفیہ ایجنسیوں ایم۔۱۵ر اور ایم ۱۶ر کی نگرانی کے لئے معزز شہریوں جن میں پارلیمنٹ کے اراکین بھی شامل ہیں کا ایک پینل ترتیب دیا ہے۔ ایم۔ ۱۵ برطانیہ کے اندرونی امور اور دہشت گردی کے مسائل سے تعلق رکھتی ہے اور ایم۔۱۶ برطانیہ کے باہر کے ممالک سے خفیہ معلومات حاصل کرنے کا کام کرتی ہے۔

○ بوسنیا اور سربیا کا جھگڑا نمٹانے کے لئے جنیوا میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے اگر وہ کامیاب نہ ہوئی تو امریکہ کے چھٹے بحری بیڑے جس کا نیٹو سے تعلق ہے اسے برطانوی کیریئر آرک رائل کے ساتھ کام کرنے کے لئے بھیجا جانے کا عندیہ امریکہ نے ظاہر کیا ہے۔ یہ دونوں مل کر بوسنیا کے نو فلائی زون کی نگرانی کریں گے۔

○ سابق سوویت ریپبلک کے علاقہ تاجکستان سے تقریباً ۴۰ سے ۵۰ ہزار افراد عامو دریا سے گذر کر افغانستان میں داخل ہو گئے ہیں تاکہ وہ اپنے علاقے میں خونی جھڑپوں سے بچ سکیں۔

○ بھارت کے قوم پرست لیڈر لال کرشن ایڈوانی نے بمبئی کے ان غریب علاقوں کا دورہ کیا۔ جہاں گذشتہ روز ہندو مسلم فسادات بھڑک اٹھے تھے اور مختلف مقامات پر۔ اپنا یہ پیغام لوگوں کو سنایا کہ باوجود ان فسادات کے ہندو لوگ مسلمانوں کے خلاف نہیں ہیں۔ ان فسادات میں ان کے دورے کے وقت تک ۵۰۰ افراد ہلاک ہو چکے تھے۔ مسٹر ایڈوانی نے بار بار اس بات پر زور دیا کہ وزیر اعظم نرسیما راؤ کی حکومت نے اس سلسلے میں کمزوری دکھائی ہے اور حکومت کی کمزوری کی وجہ سے فسادات ہوئے۔

○ اپنے سروں پر قرآن مجید اٹھائے ۴۱۳ وہ فلسطینی جنہیں غازہ پٹی اور مغربی کنارہ سے اسرائیل نے بے دخل کیا ہوا ہے۔ جنوبی لبنان سے اسرائیل کی طرف بڑھے۔ اب ان کا اس بے دخلی کے بعد دوسرا مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ وہ ایک پہاڑی کی طرف جاتے دکھائی دئے گئے جس کے اوپر سے اسرائیل کا وہ علاقہ نظر آتا ہے جسے وہ سیکورٹی زون کہتے ہیں۔ وہ راستے میں ایک جگہ بیٹھ گئے اور انہوں نے اپنی مخلصی کے لئے دعا کی۔

○ سوویت یونین کو ٹوٹے اور ویسٹ ایشیائی ریاستوں کو وجود میں آئے تیرہ مہینے ہو گئے ہیں۔ اور اس دوران ان کی چھ چوٹی کانفرنسیں ہوئی ہیں۔ لیکن وہ سیاسی فوجی اور اقتصادی مسائل حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ جو کچھ ان ریاستوں سے متوقع تھا۔ وہ عمل میں نہیں لایا جا سکا۔ ابھی ان کی چوٹی کانفرنسیں ہونا ختم تو نہیں ہوا لیکن کسی مثبت نتیجہ کی امید بہت کم ہے۔

○ عراق نے امریکہ کی کروز میزائلوں کے حملوں کے جواب میں اسرائیل پر راکٹوں کی بارش کر دی ہے۔ حملہ لبنان میں موجود گوریلوں نے کیا۔ تمام راکٹ کھیتوں میں گرے حملے سے شمالی اسرائیل میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔

○ بے دخل فلسطینیوں نے اپنے عارضی کیمپ اکھاڑ پھینکے اور اسرائیلی سرحد تک مارچ کیا اس طرح سے قطاریں بنائیں کہ اقوام متحدہ کی قرارداد ۷۹۹ کا ہندسہ بن گیا۔ انہوں نے فتح کے نشان بھی بنائے۔

○ مصر کے اسرائیل سے جو مذاکرات ہو رہے تھے۔ وہ ناکام ہو گئے۔

○ کہا جاتا ہے کہ اسرائیل سپریم کورٹ نے بے دخلی کی درخواست پر سماعت شروع کر دی ہے۔

○ چترال میں طوفانی بارشوں کی وجہ سے کئی اضلاع کا رابطہ ملک سے کٹ گیا ہے اور اشیائے خورد و نوش کی قلت پیدا ہو گئی ہے۔ فوکر طیاروں کی پرواز ناممکن ہو کر رہ گئی ہے۔

○ نیو کیمپس لاہور روڈ پر دن دے کے تنازعہ پر پولیس اور طلباء کے درمیان گذشتہ روز پولیس کی بھاری نفری نے نیو کیمپس کے ۱۸ ہوسٹلوں پر زبردست کمانڈو ایکشن کر دیا۔ اس دوران پولیس نے اس ہنگامے میں ۲۵۰ سے زائد طلباء گرفتار کر لئے اور ہوسٹلوں میں گھس کر توڑ پھوڑ کی اور آنسو گیس کے شیل مارے۔

بہتر روزگار

کیورٹو سیلز ٹیم میں شامل نوجوان عزت اور آزادی کے ساتھ شاندار ماہانہ معاوضہ لیتے اور خوشحال زندگی بسر کرتے ہیں۔ تعلیم یافتہ اور ترقی کا جذبہ رکھنے والے نوجوان مکمل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں اپنے صدر صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق کے ہمراہ جلد بھیجیں۔ پہلے آئیے پہلے پائیے۔

سیلز مینیجر کیورٹو میڈیسن گولبازار ربوہ

فون ——— ۶۰۶ - ۷۷۱

راولپنڈی اسلام آباد میں معیار اور کفایت کے لئے فریج، فریزر، کوکنگ رینج گیزر، واشنگ مشین، ہیٹر، چولہے اور پنکھے۔

فرموں اور اداروں کے لئے ہر قسم کے کمپیوٹر پروگرام بھی تیار کئے جاتے ہیں

احمد برادرز شہناز پلازا چاندنی چوک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ فون ۴۲۰۹۵۸

بے روزگار خدام کیلئے سنہری موقع

۱۔ ہماری فیکٹری میں آٹو ربڑ پارٹس کا کام سکھایا جاتا ہے دوران ٹریننگ ۸۰۰ روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا
۲۔ آفس ورک کے لئے کم از کم میٹرک پاس خدام کی ضرورت ہے جن کی عمر ۲۵ تا ۳۵ سال ہو۔
۳۔ دفتر اور گھر کے لئے دو مددگار کارکنوں کی ضرورت ہے۔

میاں بھائی

پتہ برائے رابطہ: پٹھہ کمانی فیکٹری گلی ۵ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جی۔ٹی روڈ شاہدرہ۔ لاہور۔ فون: ۷۱۱۷۷۹ - ۷۱۰۹۳۶

ہومیو پیتھی سستا علاج

اپنی بیماری کی علامات بتا کر ایک ہفتہ کی دوا ۲۱/- روپے میں حاصل کریں۔

ہومیو کلینک پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے

۳۸/۱ محلہ دار الفضل نزد چونگی ۳ ربوہ